جدید کمپیوٹر ایڈیشن

تفسیر کمالین

شرح اردو

تفسیر جلالین

تفسیر
علامہ جلال الدین محلیؒ و علامہ جلال الدین سیوطیؒ

شرح
حضرت مولانا محمد نعیم دیوبندی صاحب
استاذ تفسیر دار العلوم دیوبند

دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 021-32213768

تفسیر کمالین

شرح اردو

تفسیر جلالین

جلد ششم، ہفتم

پارہ ۲۵ تا پارہ ۳۰

بقیہ سورۂ فُصِّلَتْ (حٰمٓ السجدۃ)

تا

سورۃ النّاس

تفسیر

علامہ جلال الدین محلیؒ و علامہ جلال الدین سیوطیؒ

شرح

حضرت مولانا محمد نعیم دیوبندی صاحب مدظلہم

استاذ تفسیر دارالعلوم دیوبند

مکتبہ

دار الاشاعت

اُردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

پاکستان میں جملہ حقوق ملکیت بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں

تفسیر کمالین شرح اردو تفسیر جلالین ۶ جلد مترجم وشارح مولانا نعیم الدینؒ اور کچھ پارے مولانا انظر شاہ صاحب کی تصنیف کردہ کے جملہ حقوق ملکیت اب پاکستان میں صرف خلیل اشرف عثمانی دارالاشاعت کراچی کو حاصل ہیں اور کوئی شخص یا ادارہ غیر قانونی طبع وفروخت کرنے کا مجاز نہیں۔ سینٹرل کاپی رائٹ رجسٹرار کو بھی اطلاع دے دی گئی ہے لہٰذا اب جو شخص یا ادارہ بلا اجازت طبع یا فروخت کرتا پایا گیا اس کے خلاف کاروائی کی جائے گی۔ ناشر

انڈیا میں جملہ حقوق ملکیت وقار علی مالک مکتبہ تھانوی دیوبند کے پاس رجسٹرڈ ہیں

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی

طباعت : ایڈیشن جنوری ۲۰۰۸ء

ضخامت : ۶ جلد صفحات ۳۲۲۴

تصدیق نامہ

میں نے ''تفسیر کمالین شرح اردو تفسیر جلالین'' کے متن قرآن کریم کو بغور پڑھا جو کمی نظر آئی اصلاح کر دی گئی۔ اب الحمدللہ اس میں کوئی غلطی نہیں انشاءاللہ۔

محمد شفیق (فاضل جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن)
نمبر مجاریہ R.ROAUQ 2002/338
رجسٹرڈ پروف ریڈر محکمہ اوقاف سندھ
23/08/06

ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ B-437 دیب روڈ لسبیلہ کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Azhar Academy Ltd.
At Continenta (London) Ltd.
Cooks Road, London E15 2PW

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE U.K.

یہ پاکستانی طبع شدہ ایڈیشن صرف انڈیا ایکسپورٹ نہیں کیا جاسکتا

سُوْرَةُ الضُّحٰى

سُوْرَةُ وَالضُّحٰى مَكِّيَّةٌ اِحْدٰى عَشَرَةَ اٰيَةً وَّلَمَّا نَزَلَتْ كَبَّرَ النَّبِيُّ ﷺ فَسُنَّ التَّكْبِيْرُ اٰخِرَهَا وَرُوِيَ الْاَمْرُ بِهٖ خَاتِمَتَهَا وَخَاتِمَةَ كُلِّ سُوْرَةٍ بَعْدَهَا وَهُوَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَوْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالضُّحٰى ﴿۱﴾ اَوَّلَ النَّهَارِ اَوْ كُلَّهٗ **وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ﴿۲﴾** غَطّٰى بِظَلَامِهٖ اَوْ سَكَنَ **مَا وَدَّعَكَ** يَا مُحَمَّدُ **رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ﴿۳﴾** اَبْغَضَكَ نَزَلَ هٰذَا لَمَّا قَالَ الْكُفَّارُ عِنْدَ تَاَخُّرِ الْوَحْيِ عَنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا اِنَّ رَبَّهٗ وَدَّعَهٗ وَقَلَاهُ **وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ** لِمَا فِيْهَا مِنَ الْكَرَامَاتِ **مِنَ الْاُوْلٰى ﴿۴﴾** اَلدُّنْيَا **وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ** فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَيْرَاتِ عَطَاءً جَزِيْلًا **فَتَرْضٰى ﴿۵﴾** بِهٖ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذًا لَّا اَرْضٰى وَوَاحِدٌ مِّنْ اُمَّتِيْ فِي النَّارِ اِلٰى هُنَا تَمَّ جَوَابُ الْقَسَمِ بِمُثْبَتَيْنِ بَعْدَ مَنْفِيَّيْنِ **اَلَمْ يَجِدْكَ** اِسْتِفْهَامُ تَقْرِيْرٍ اَيْ وَجَدَكَ **يَتِيْمًا** بِفَقْدِ اَبِيْكَ قَبْلَ وِلَادَتِكَ اَوْ بَعْدَهَا **فَاٰوٰى ﴿۶﴾** بِاَنْ ضَمَّكَ اِلٰى عَمِّكَ اَبِيْ طَالِبٍ **وَوَجَدَكَ ضَآلًّا** عَمَّا اَنْتَ عَلَيْهِ الْاٰنَ مِنَ الشَّرِيْعَةِ **فَهَدٰى ﴿۷﴾** اَيْ هَدَاكَ اِلَيْهَا **وَوَجَدَكَ عَآئِلًا** فَقِيْرًا **فَاَغْنٰى ﴿۸﴾** اَغْنَاكَ بِمَا قَنَعَكَ بِهٖ مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَغَيْرِهَا وَفِي الْحَدِيْثِ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ **فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿۹﴾** بِاَخْذِ مَالِهٖ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ **وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾** تَزْجُرْهُ لِفَقْرِهٖ **وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ** عَلَيْكَ بِالنُّبُوَّةِ وَغَيْرِهَا **فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾** اَخْبِرْ وَا حُذِفَ ضَمِيْرُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ ع ۱۱ ۱۸
وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ الْاَفْعَالِ رِعَايَةً لِّلْفَوَاصِلِ

ترجمہ: .... سورۃ والضحیٰ مکیہ ہے۔ اس میں گیارہ آیات ہیں یہ سورت جب نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر پڑھی۔ اس لئے اس سورت کے ختم پر تکبیر پڑھنا مسنون ہے۔ اور اس سورت کے اور اس کے بعد کی تمام سورتوں کے خاتمہ پر تکبیر کے پڑھنے کا حکم منقول ہے۔ اللہ اکبر یا لاالہ الااللہ واللہ اکبر۔ **بسم اللہ الرحمن الرحیم**

قسم ہے روز روشن کی (اول حصہ یا پورا دن مراد ہے) اور رات کی جب کہ وہ طاری ہو جائے (چھا جائے اندھیرے کے ساتھ یا قرار پکڑ لے) کہ (اے محمد!) نہ آپ کے رب نے آپ کو چھوڑا اور نہ وہ ناراض ہوا (خفا) ہوا (پندرہ روز تک وحی موقوف رہنے پر جب کفار کہنے لگے کہ محمدؐ کے رب نے اس کو چھوڑ دیا، اس سے ناراض ہو گیا تو یہ آیت نازل ہوئی) اور یقیناً آخرت آپ کے لئے بدر جہا بہتر ہے (کرامتوں کے لحاظ سے) بہ نسبت دنیا کے اور عنقریب تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا (یعنی آخرت میں تمہیں بڑی بھلائی نصیب ہوگی) کہ تم خوش ہو جاؤ گے (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا میں اس وقت خوش نہیں رہوں گا جب تک میرا ایک بھی امتی دوزخ میں رہ جائے گا۔ دو منفیوں کے بعد دو مثبت چیزوں کو بیان کرنے کے بعد یہاں آ کر جواب قسم پورا ہوا) کیا اس نے نہیں پایا (استفہام تقریری ہے یعنی پایا ہے) آپ کو یتیم (آپ کی ولادت سے پہلے یا بعد میں آپ کے والد کا انتقال ہو جانے کی وجہ سے) پھر ٹھکانا فراہم کیا (آپ کو آپ کے چچا ابو طالب کے پاس پہنچا کر) اور اللہ نے آپ کو بے خبر پایا (اس شریعت سے جس پر اب آپ ہیں) پھر ہدایت بخشی (آپ کو اس کی رہنمائی کی) اور اللہ نے آپ کو نادار (غریب) پایا اور پھر آپ کو بے نیاز بنایا (غنیمت وغیرہ کے ذریعہ آپ کو قناعت دے کر بے پرواہ کر دیا۔ حدیث میں ہے کہ مالداری سامان کی زیادتی کا نام نہیں۔ اصل مالداری نفس کا غنا ہے) لہٰذا یتیم پر سختی نہ کیجئے (مال وغیرہ لے کر) اور سائل کو (اس کی غریبی کی وجہ سے) نہ جھڑکئے اور اپنے رب کی نعمتوں کا (نبوت وغیرہ کے سلسلہ میں اظہار کرتے رہا کیجئے (بیان کرتے رہیئے اور بعض افعال سے فواصل آیات کی رعایت کرتے ہوئے و ضمیریں حذف کر دی گئی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راجع ہیں)۔

تحقیق وترکیب:........... کبر تکبیر کے یہ الفاظ ہیں لا الہ الا اللّٰہ و اللّٰہ اکبر و للّٰہ الحمد شکر نعمت کے طور پر آپ نے تکبیر پڑھی۔ امام شافعی فرماتے ہیں۔ ان ترکت التکبیر فقد ترکت سنۃ من سنن نبیك اس میں اختلاف ہے کہ **والضحی** کے شروع میں تکبیر کی جائے یا آخر میں۔ اسی طرح اس میں اختلاف ہے کہ سورۂ والناس کے شروع میں اس کو ختم کیا جائے یا اس کے ختم پر کیا جائے۔ اسی طرح اس میں بھی دو رائیں ہیں کہ حضورؐ کے قول سے یہ سنت لی گئی ہے یا عمل سے۔

والضحی دن چڑھے کا وقت اور اس وقت کی تخصیص یا اس لئے ہے کہ اس وقت دن میں مضبوطی آ جاتی ہے۔ اور یا اس لئے ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس وقت ہمکلامی سے مشرف ہوئے اور جادوگران کے مقابلہ میں ہار کر سجدہ میں گر گئے تھے۔ لیکن پورا دن بھی مراد ہو سکتا ہے۔ اس سورت میں پہلے دن کو اور اس سے پہلی سورت میں پہلے رات کو ذکر کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس میں فی الجملہ دن کی فضیلت ہے اور اس میں فی الجملہ رات کو اس لئے دونوں سورتوں میں دونوں سورتوں کی رعایت کر لی گئی ہے۔ یا یوں کہا جائے کہ پچھلی سورت میں حضرت ابوبکرؓ سے متعلق آیات ہیں۔ اور ایمان لانے سے پہلے ان کی حالت کفر تھی۔ اس لئے رات کا ذکر پہلے کیا اور اس سورت میں حضور پر نورؐ کا ذکر خیر ہے اور آپ کی ساری زندگی نور ایمان سے معمور ہے۔ اس لئے دن کا ذکر پہلے کیا ہے۔ اور اگر ضحیٰ سے مراد معین وقت لیا جائے تو اس سورت میں دن کے ایک حصہ کے اور پچھلی سورت میں پوری رات کا ذکر کرنے میں یہ نکتہ ہوگا کہ ساری رات مل کر دن کے ایک حصہ کے برابر ہے۔ جیسا کہ تنہا حضورؐ سارے عالم کے برابر ہیں۔ نیز چاشت کا وقت سرور و نشاط کا ہوتا ہے اور رات کا وقت وحشت کا۔ گویا اس طرف اشارہ ہے کہ دنیا کا سرور اس کے شرور سے کم ہوتا ہے۔

اذا سجی۔ سجی البحر سجوا کے معنی سمندر کی موجیں ہٹ جانے کے ہیں۔ لیل ساج کے معنی بھی سکون پذیر ہو جانے کے ہیں۔ یہاں رات کا سناٹا مراد ہے۔ سجیٰ کی اسناد لیل کی طرف مجازی ہیں۔ **وما قلی** مفسرؒ نے ابغضك سے حذف مفعول کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کیونکہ فواصل کی رعایت منظور تھی۔

یعطیك اس میں عموم مراد لینا بہتر ہے۔ دنیاوی اور اخروی نعمتیں مراد ہیں۔ جس میں کمال نفس اور کمال دین بھی داخل ہیں سوف میں لام ابتداء تاکید کے لئے ہے۔ مبتداء محذوف ہے۔ ای لانت سوف یعطیك لام قسم نہیں ہے۔ کیونکہ وہ نون تاکید کے راور جملہ خبریہ کے بغیر داخل نہیں ہوتا۔ رہا یہ کہ حرف تاکید اور حرف تاخیر دونوں کیوں جمع کئے ہیں؟ جواب یہ ہے کہ یہ تأثر دینا ہے کہ رۂ الٰہی ضرور پورا ہوگا۔ گو اس میں کسی مصلحت سے تاخیر ناگزیر ہو جائے۔

الم یجدك وجود بمعنی علم ہے۔ یتیم مفعول ثانی ہے۔ لیکن اگر وجو بمعنی مصادفت ہو تو یتیما مفعول سے حال ہو جائے گا۔ نحضرتؐ کے والد ماجد کی وفات بقول ابن سعدؒ آپ کی ولادت سے پہلے ہو گئی تھی۔ ابن اسحاق، ذہبی، ابن کثیرؒ کی رائے بھی یہی ہے۔ بعض کی رائے ہے کہ ولادت کے دو تین یا نو ماہ بعد یا دو تین سال کے بعد ہوئی ہے۔

ضالا بعض نے کہا ہے کہ بچپن میں آپ مکہ میں کہیں گم ہو گئے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ شام کے سفر میں اندھیری رات کے ت آپ راستہ سے بھٹک گئے تھے۔ پھر جبریل نے رہنمائی کی۔ **ضالا** کے معنی عربی میں کئی آتے ہیں۔ گمراہی کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ حیران ہونے کے معنی بھی ہیں اور کھو جانے کے معنی بھی آتے ہیں۔ ضل الماء فی اللبن دودھ میں پانی گم ہو گیا۔ ضالة اکیلے خت کو بھی کہتے ہیں ضلال کا لفظ ضائع ہونے کے لئے بھی بولا جاتا ہے اور غفلت کے معنی میں بھی آتا ہے لا یضل ربی و لا ینسی۔

فاما الیتیم فلا تقهر یتیم منصوب ہے **لا تقهر** کی وجہ سے۔ **فا** سببیہ اس میں مانع نہیں ہے۔ چنانچہ رضیؒ کہتے ہیں کہ مفعول مل پر مقدم ہو سکتا ہے۔ جب کہ اس سے پہلے **اما** کے جواب میں **فا** آئے۔ کیونکہ **اما** شرطیہ کے بعد قائم مقام شرط محذوف ہوتا ہے۔ پ کی تین حالتیں بیان کر کے اب تین احکام ان حالات پر مرتب کئے جا رہے ہیں۔ عرب میں یتیموں کے مال پر قبضہ کر کے ان کو نٹ ڈپٹ کے ساتھ رکھا جاتا ہے۔ اس لئے آپ کو ہدایت دی جا رہی ہے۔ کہ آپ چونکہ یتیمی کا تکلیف دہ دور دیکھ چکے ہیں۔ اس لئے پ یتیموں کے ملجا و ماویٰ بنئے۔ ایک قرأت **فلا تلهر** بھی ہے یعنی ترش روئی نہ کیجئے۔

فلا تنهر ابراہیم بن ادھمؒ کا ارشاد ہے نعم القول السوال یحلون زادنا الی الاخرۃ اور حسنؒ فرماتے ہیں کہ السائل الب العلم۔

فحدث تحدیث نعمت اس شخص کے لئے مناسب ہے جو رذائل سے محفوظ ہو ورنہ رذیلہ میں نفس مبتلا ہونے کا اگر اندیشہ ہو تو ز بہتر ہے احادیث رسول کو بھی اس تحدیث نعمت پر محمول کیا جائے گا۔ گویا آپ کی زندگی کی مثل و حرکت اللہ کی نعمتوں کا اظہار ہے۔ کہ امت سیرت پاک کی پیروکار ہو سکے۔

بط آیات:.........سورۃ الیل کی آیت **فاما من اعطی الی العسریٰ** تک مہمات اصول و فروع کا کلی عنوان کے ساتھ ن ہوا تھا اور ان کی تصدیق یا تکذیب پر وعدہ وعید مذکور تھیں۔ اس طرح وہ آیت گویا پچھلے تمام مضامین قرآن کا جہاں ایک جامع لاصہ ہے وہیں سورۂ والضحٰی سے سورۂ الناس تک کے مضامین کی ایک مختصر تفصیل بھی ہے۔ چنانچہ انہی مہمات **میں** ایک رسالت کا مسئلہ ی ہے۔ جس کا بیان اس سورۂ والضحٰی میں ہے۔ اس میں حضورؐ پر بعض انعامات کا اور ان کے مناسب بعض احکام کا ذکر ہے۔ اسی طرح مدکی تمام سورتوں میں بعض ان مہمات کی خاص جزئیات کا بیان آ رہا ہے۔ اس لحاظ سے یہ سورت اگلی اور پچھلی سورتوں کے درمیان ایک زخ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لئے آئندہ سورتوں کا یہ ایک مجموعی مختصر ارتباط بھی ہو گیا۔ اس سورت کی وجہ تسمیہ ظاہر ہے۔ اس کے ضمون سے واضح ہے کہ یہ مکہ معظمہ کے بالکل ابتدائی دور کی ہے۔ جب وقفہ وقفہ کے ساتھ رک رک کر وحی آتی تھی۔ وقفہ جب زیادہ ہوا رشوق و بے قراری بڑھی تو آپ کو یہ خطرہ گزرا کہ کہیں مجھ سے کوئی قصور تو نہیں ہو گیا۔ کہ حق تعالیٰ نے ناراض ہو کر مجھے چھوڑ دیا۔ ''محبت